دو بچوں کی ہندو ماں کا قبول اسلام اور اس کی مشکلات

مأساة امرأة أسلمت لها ولدان أبوهما هندوسي

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

دو بچوں كى ہندو ماں كا قبول اسلام اور اس كى مشكلات

ميں نے سوال نمبر (٢٨٠٣) كے جواب ميں پڑھا جس ميں آپ نے سوال كرنے والى كو اپنى شادى كے اعلان كى نصيحت كى ہے كيونكہ يہى سنت ہے جيسا كہ ميں نے ايك دوسرے سوال ميں پڑھا ہے كہ كئى ايك اسباب كى بنا پر والدين نے اپنے بيٹے يا بيٹى كى شادى كى رغبت كو ٹھكرا ديا ہے تو اس سلسلہ ميں آپ اس بہن كو كيا نصيحت كرتے ہيں:
ايك عورت جس كا خاوند ہندو ہے اس كو طلاق ہو چكى اور پھر اس عورت نے اسلام قبول كر ليا كيونكہ وہ حق كو پہچان گئى اور اسے صراط مستقيم كى راہنمائى حاصل ہو گئى ہے الحمد للہ.
اس نے اپنے خاندان والوں سے كسى معروف سبب كى بنا اپنا اسلام مخفى ركھا، ليكن اس كے دونوں بچے ابھى تك ہندو ہى ہيں، اس ليے كہ اس كا سابقہ خاوند اسلام دشمن ہونے كى بنا پر بيوى كو قتل كرنا بہتر سمجھتا ہے كہ اس كے دونوں بچے اسلام قبول كر ليں، وہ شخص دين اسلام اور اللہ سبحانہ و تعالى پر كئى ايك موقع پر سب و شتم بھى كر چكا ہے.
يہ بہن اب ايك دين والے مسلمان شخص كو پسند كرتى ہے جو اخلاق عاليہ كا مالك ہے، ليكن مشكل يہ درپيش ہے كہ اس شخص كے والدين اس شادى كے خلاف ہيں، اس كى والدہ كا اعتقاد ہے كہ جو نئے مسلمان ہوتے ہيں وہ اچھے نہيں ہوتے بلكہ وہ كہتى ہے " يہ ممكن ہى نہيں ہو سكتا كہ وہ كسى دن ہم ميں سے ہوں "
جب وہ شادى كا فيصلہ كرے تو كيا دونوں كے ليے اس شادى كو ان اسباب كى بنا پر خفيہ ركھنا جائز ہے ؟
جو شخص اس عورت سے شادى كرنا چاہتا ہے وہ ان دونوں بچوں كو اپنے ساتھ ركھنے پر متفق ہيں، اور وہ انہيں اسلام كى دعوت دے كر انہيں مسلمان بنائيں گے، وہ شخص كہتا ہے كہ ايك ہى گھر ميں دو دين پر عمل نہيں ہو سكتا.
ان دو مشكلات كى موجودگى ميں وہ دونوں كس طرح زندگى بسر كر سكتے ہيں، يعنى خاوند كى جانب سے گھر والوں كى مشكل، اور بيوى كى جانب سے سابقہ خاوند جو اپنے بچوں كو اسلام ميں داخل نہيں ہونے ديتا، اور ميرى يہ سہيلى بچوں كى پرورش كا حق چھنوانا نہيں چاہتى كيونكہ ان كا باپ برے اخلاق كا مالك ہے اور ان پر ظلم و زيادتى كريگا.

برائے مہربانی اس بہن کو جلد از جلد کوئی ایسی نصیحت کریں جو اس کو مشکلات سے نکالنے کا باعث بن سکے، کیونکہ وہ رات کو بھی سو نہیں سکتی، و صلی الله علي نبی محمد علیہ السلام.

الحمد لله:

١ ـ سب سے پہلے تو ہم سوال کرنے والی بہن کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، یہ ايك ایسی سعادت وخوشبختی ہے جس کے لیے مال اور جان سب کچھ لٹائی جاتی ہے، اسلام کی نعمت کے ساتھ ہر غم اور پریشانی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی کوئی قیمت نہیں رہتی.

٢ ـ سائلہ بہن کا یہ کہنا کہ: وہ ايك مسلمان شخص سے محبت کرتی ہے :

ہم کہتے ہیں کسی بھی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ بھی اسی طرح حرام قسم کے تعلقات اور فحاشی میں پڑ جائے جس طرح دوسری عورتیں پڑی ہوئی ہیں، اور وہ اس محبت کی دلدل میں پھنس جائے جس کے بارہ میں پڑھا اور سنا جاتا ہے، یہ تو شیطان کی چال اور ہتھکنڈہ ہے جسے وہ مزین کر کے پیش کرتا ہے، اور غالب طور پر اللہ کے حرام کردہ امور میں پڑنے کا باعث بنتا ہے.

اور جس کسی کو بھی کوئی لڑکی پسند آئے اور اچھی لگے تو اس کے لیے صرف ايك ہی حل ہے کہ وہ لڑکی کے ولی سے اس کی رشتہ طلب کرے تا کہ اس سے عقد نکاح کر کے تعلقات قائم کرے.

٣ ـ اور اس شخص کے والد کا یہ کہنا کہ " نیا اسلام قبول کرنے والے مسلمان کا اچھا ہونا ممکن نہیں " یہ قول باطل اور غیر صحیح ہے، اگر دیکھا جائے تو پھر صحابہ کرام نے بھی شرك کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا

اور وہ بھی تو نئے مسلمان ہوئے؟! تو کیا کوئی مسلمان شخص ان کے دین اور اخلاق میں شك کر سکتا ہے ؟

اور اسی طرح بہت سارے نئے مسلمانوں میں ہم نے بہت خیر و بھلائی دیکھی ہے جو خاندانی مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ نئے مسلمانوں میں کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے!.

نئے مسلمان ہونے کا یہ معنی نہیں کہ وہ اچھا نہیں ہوگا اور اسی طرح خاندانی اور پرانا مسلمان ہونے کا یہ معنی نہیں ہو سکتا کہ وہ اچھا ہے، بلکہ اس میں تو تقوی اور عمل صالح کا اعتبار کیا جائیگا، لیکن پہلے سے اللہ کی عبادت کرنا اور اسلام میں سبقت لے جانے کی سبقت باقی رہےگی.

٤ - اس میں کوئی مانع نہیں کہ آدمی کی شادی کا اس کے والدین کو علم نہ ہو، اور خاص کر جب اس کی شادی ایسی لڑکی سے ہو جس میں اس کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور اس کی معاونت کرنے اور مشکلات میں ساتھ دینے والے تو بہت ہی کم ہوں.

شریعت میں تو عورت کا ولی معتبر ہے نہ کہ مرد کا، اگرچہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ مرد کے گھر والے بھی اس عورت سے شادی پر موافق ہوں تو بہتر ہے اور اس کے لیے انہیں راضی کیا جائے کیونکہ اس میں بہت بڑی مصلحت پائی جاتی ہے جو کہ شادی کے معاملہ کو خفیہ رکھنے میں مفقود ہو سکتی ہے.

٥ - خاوند کا یہ کہنا کہ وہ والدین کو دین اسلام کی دعوت دینا چاہتا ہے، یہ بہت اچھی بات اور ایك اچھا عمل ہے اللہ اس کی توفیق دے، ہماری دعا ہے کہ اللہ اس کی معاونت فرمائے، اور ان کے ہندو مجرم والد کے شر سے انہیں محفوظ رکھے.

ہم ان دونوں کو نصحیت کرتے ہیں - اگر ان کی شادی ہو جائے - اگر والدین کو دین اسلام کی دعوت دینے کے نتیجہ میں انہیں کافر عدالتوں میں گھسیٹا

جانے کا باعث ہو تو پھر وہ والدین کو دعوت اسلام دینے کے معاملہ کو واضح اور ظاہر مت کریں بلکہ اس میں حکمت سے کام لیں.

٦ ـ سوال كرنے والی عورت كو چاہیے كہ وہ اپنی شادی خود مت كرے چاہے وہ كنواری نہیں بھی ہے كیوكہ شریعت اسلامیہ اسے اس كی اجازت نہیں دیتی، اور اگر اس كا كوئی معتبر شرعی ولی نہیں ہے تو قاضی یا اس كا قائم مقام جو مسلمانوں كے معاملات كا ذمہ دار ہے ولی ہو گا، مثلا اسلامك سینٹر كا چئرمین، یا اس كا نائب.

٧ ـ ان دونوں كو اپنی اس مشكلات میں ـ اور خاص كر سائلہ بہن كو ـ اللہ تعالی سے مدد طلب كرنی چاہیے، اور ہر ایك كو یہ علم ہونا چاہیے كہ جو كوئی بھی اللہ سبحانہ و تعالی پر بھروسہ اور توكل كرتا ہے تو اللہ تعالی اس كے معاملات میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے، اور اس كے لیے مشكل اور تنگی سے نكلنے كی راہ بنا دیتا ہے، انہیں صدق و سچائی سے دعا كرنی چاہیے، اور بقدر استطاعت اپنے گھر والوں كو نصیحت كرنے كی كوشش كریں اور نئے مسلمانوں كے متعلق ان كی سوچ كو بدلنے كے لیے زندہ مثالیں پیش كریں جو ان كی سوچ اور قول كے برعكس ہوں.

سابقہ خاوند نے جو مشكل بنائی وہ بھی اسی طرح ہے، ہم اسے پھر یہی نصیحت كرتے ہیں كہ وہ بچوں كو دین اسلام كی دعوت دینے كے معاملہ كو واضح مت كرے تا كہ یہ اس كے نتیجہ میں ان كا والد كوئی ایسا كام نہ كرے جس كا انجام اچھا نہ ہو، اور اگر اس سے كسی بھی قسم كا شك پیدا ہو كہ وہ كوئی نقصان دینا چاہتا ہے تو فورا پولیس كو بتانے میں كوئی حرج نہیں تا كہ وہ كاروائی كر سكے.

٨ ـ اور اگر شادی كی بنا پر بچوں كی پرورش كا حق بیوی سے چھیننے كا باعث بنے تو پھر ہم اسے شادی كرنے كا مشورہ نہیں دیتے كہ كہیں وہ دونوں بچے جہنم كا ایندھن نہ بن جائیں، لیكن اگر اس عورت كو اپنے متعلق خدشہ ہو كہ وہ فحش كام كر بیٹھے گی تو پھر اس مسلمان شخص سے شادی كر سكتی ہے، اور اس میں شادی كی شرعی شروط اور اركان یعنی ولی

اور گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے.

اور پھر نکاح کا اعلان تو سنت ہے، اس لیے کے لیے سرکاری طور پر اندراج اور اعلان کرنا لازم نہیں، لیکن اس بہن کو چاہیے کہ وہ ایك مسلمان معاشرہ میں زندگی بسر کرے جو اپنے دینی امور کا محافظ ہو اور اس کی شادی کا علم رکھتے ہوں تا کہ اس کے متعلق باتیں نہ کی جائیں، اور اگر اس کی حالت بہتر ہو تو وہ اپنے سابقہ خاوند والے علاقے کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے میں چلی جائے جہاں وہ ازادی سے رہے اور اپنے بچوں کی پرورش کرے، اور کسی بھی موحد مسلمان شخص سے شادی کرنا ممکن ہے جو اس کے بچوں کی حفاظت کرے.

٩ - اور پھر اس کے لیے سب سے بہتر تو اللہ کی طرف رجوع اور عاجزی سے دعا کرنا کہ اللہ اس کی مشکلات میں آسانی پیدا کرے اور تنگی سے نکالے، ہم بھی اس کے لیے دعاگو ہیں کہ اللہ اسے اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .